سندھی رومن میں قرآن تحریر کرنا

مولوی محمد یوسف انور

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارہ میں کہ:

چند سال پہلے میں نے ساکرو میں زمین خریدی اور نماز پڑھنے کے لئے جائے نماز رکھی، تاکہ مسلمان بھائی نماز پڑھ سکیں، ایک روز میں نے ایک مزدور سے معلوم کیا کہ نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ کہا کہ: خاموش کھڑا رہتا ہوں، کیونکہ میں نے قرآن نہیں پڑھا، سندھی زبان لکھنا اور پڑھنا جانتا ہوں۔

میں نے حضرت مولانا شبیر احمد بھٹو کی سندھی نماز کامل حاصل کی۔ اس نماز کی کتاب سے صرف ''نماز پڑھنے کا طریقہ'' کے حصہ کو لیا۔ جو حضرات عربی پڑھنا نہیں جانتے، ان کی آسانی کے لئے عربی کلمات وآیات کے نیچے سندھی رومن زبان میں عربی کلمات وآیات لکھی گئی ہیں، تاکہ سندھی زبان لکھنے اور پڑھنے والے بھائی، چھوٹے بڑے سب نماز کو یاد کرسکیں۔ دوران نماز خاموش رہنے کی بجائے عربی کلمات وآیات پڑھ سکیں۔ دوسرے بھائیوں کو بھی یاد کرواسکیں۔ ان شاء اللہ! آگے جاکر قرآن پڑھنے کا شوق بھی پیدا ہوگا۔

سوال کے ساتھ مذکورہ کتاب کی کاپی بھی منسلک ہے۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ آپ میری رہنمائی فرمائیں، اپنے قیمتی مشورے سے نوازیں، تاکہ جواب آنے کے بعد مذکورہ کتاب کی چھپائی کرواسکوں، اس لئے کہ جو حضرات شرم اور وقت نہ ہونے کی وجہ سے نماز خاموشی سے ادا کرتے ہیں یا نہیں سیکھتے، وہ گھر بیٹھے نماز سیکھ سکیں اور اپنی نماز درست کرسکیں۔

مستفتی: محمد اسد کامراد

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

صورت مسؤلہ میں اگرچہ قرآن کریم اور نماز کا سیکھنا اور سکھانا ایک اہم دینی فریضہ ہے،

لیکن اس میں بالخصوص قرآن سے متعلق شریعت مطہرہ کی بیان کردہ حدود کی رعایت اور پاسداری رکھنا از حد ضروری ہے، چنانچہ قرآنی آیات کو عثمانی رسم الخط کے علاوہ کسی اور رسم الخط میں لکھنا اور طبع کرنا یا کرانا ناجائز اور حرام ہے، اس پر تمام صحابہ کرامؓ، ائمہ محدثینؒ اور فقہاء کرامؒ بلکہ پوری امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔

''الاتقان فی علوم القرآن للسیوطیؒ'' میں ہے:

''وقال أشهب: سئل مالكؒ هل يكتب المصحف على ما أحدثه الناس من الهجاء؟ فقال: لا، إلا على الكتبة الأولىٰ- ولامخالف له من علماء الأئمة- وقال الإمام أحمدؒ يحرم مخالفة خط مصحف عثمانؓ فى واوٍ أو ياءٍ أو ألف أو غير ذلك، وقال البيهقيؒ فى شعب الإيمان: من يكتب مصحفاً فينبغي أن يحافظ على الهجاء الذى كتبوا به تلك المصاحف ولايخالفهم فيه ولايغير ما كتبوه شيئا، فإنهم كانوا أكثر علماً وأصدق قلباً ولساناً وأعظم أمانةً منا فلاينبغي أن نظن بأنفسنا استدراكاً عليهم''۔

(النوع السادس والسبعون فی مرسوم الخط وآداب کتابتہ فصل ۲/۱۶۷، سہیل اکیڈمی، لاہور)

''مناہل العرفان فی علوم القرآن'' میں ہے:

''رسم المصحف...... أنه توقيفي لاتجوز مخالفته وذلك مذهب الجمهور...... بأن النبى ﷺ كان له كُتّابٌ يكتبون الوحى وقد كتبوا القرآن فعلا بهذا الرسم وأقرهم الرسول على كتابتهم ومضى عهده ﷺ والقرآن على هذه الكتبة، لم يحدث فيه تغيير ولاتبديل بل ورد أنه ﷺ كان يضع الدستور لكتاب الوحى فى رسم القرآن وكتابته...... ان رسم المصاحف العثمانية ظفر بأمور كل واحد منها يجعله جديراً بالتقدير ووجوب الإتباع، تلك الأمور هى أقدار الرسول ﷺ وأمره بدستوره وإجماع الصحابةؓ وكانوا أكثر من اثنى عشر ألف صحابيؓ عليه ثم إجماع الأمة عليه بعد ذلك فى عهد التابعين والأئمة المجتهدين...... وانعقاد الإجماع على تلك المصطلحات فى رسم المصحف دليل على أنه لايجوز العدول عنها إلى غيرها''۔ (۲/۳۷۷/۳۷۸/دارالفکر)

اور عربی رسم الخط کے علاوہ کسی اور زبان میں عثمانی رسم الخط کی رعایت نہیں ہوسکتی اور نہ ہی بعض حروف (طاء، حاء، ض وغیرہ) کی صحیح مخارج کے ساتھ ادائیگی عربی زبان کے علاوہ دیگر

زبانوں میں ممکن ہے، کیونکہ مذکورہ حروف کے لئے عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں اصول اور ضوابط نہیں ہیں، لامحالہ وہ صحیح مخارج سے ادا نہیں ہوں گے اور تجوید کے دیگر اہم قواعد اور صفات کی رعایت بھی ممکن نہیں، جبکہ منسلکہ کتابچہ میں مذکورہ بالا اصول کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ ایک کلمہ کے حرف کو دوسرے کلمہ کے حرف کے ساتھ ملا کر لکھا گیا ہے، مثلاً تعوذ میں ''من الشیطان الرجیم '' کے نیچے''م نش شی طا نر جی م''اور تسمیہ میں''بسم اللہ الرحمن الرحیم ''کے تحت ''بس مل لاہ ررح ما نررحی م'' درج کیا گیا ہے اور الف لام سے شروع ہونے والے تمام کلمات کی ابتداء سے الف لام کو حذف کیا گیا ہے، جیسا کہ لفظ''باللہ''کو''بل لاہ ''اور''من الشیطٰن''کو''م نش شی طا'' لکھا گیا ہے، وغیرہ جو کہ عثمانی رسم الخط کے سراسر خلاف ہے۔

نیز حرف مشدد کو مکرر لکھا گیا ہے، مثلاً: ''من الشیطٰن''میں حرف''شین''کو اور ''الرجیم''میں حرف''راء''کو مکرر لکھا گیا ہے اور لفظ''اللہ''میں کھڑے زبر کو الف کی صورت میں لکھا گیا ہے، جیسا کہ''بسم اللہ ''کو''بس مل لاہ '' لکھا گیا ہے، وغیرہ۔ اس سے قرآن کریم میں ایک حرف کی زیادتی لازم آتی ہے، جو کہ ناجائز اور حرام ہے اور تحریف قرآن کے مترادف ہے۔

لہٰذا قرآنی آیات کو اجماع امت کی مخالفت اور تحریف قرآن کے ارتکاب کی بنا پر سندھی رومن میں لکھنا جائز نہیں اور نہ ہی قرآنی آیات پر مشتمل مذکورہ انداز میں لکھے گئے کتابچوں اور رسائل کی اشاعت اور طباعت جائز ہے اور چونکہ اس کی خرید وفروخت میں ایک ناجائز کام میں تعاون ہے، لہٰذا خرید وفروخت بھی جائز نہیں۔

نیز مذکورہ طریقہ سے تعلیم وتعلم کی خاطر قرآنی آیات کو شائع کرنے کی ضرورت بھی نہیں، بلکہ اس کے لئے ماہر قراء اور مکاتب کا انتظام کیا جائے جو متداول اور معروف طریقہ سے قرآن کریم اور نماز کی تعلیم دیں۔ مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق ان ماہر قراء اور مکاتب سے جتنا اور جو کچھ سیکھ سکا وہ دینی اعتبار سے زیادہ بہتر اور باعثِ اجر ہے۔

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد عبد المجید دین پوری	صالح محمد کاروڑی	محمد یوسف انور
		تخصصِ فقہِ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی